مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیری خدمات

عبدالرشید عراقی

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، علمی، قومی وملی اور سیاسی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ آپ بیک وقت مفسر قرآن، محدث زماں، بلند پایہ مورخ، بے مثل ادیب، دانشور، صحافی اور سیاسی رہنما تھے۔ فن مناظرہ کے تو امام تھے۔ ادیان باطلہ (عیسائی، آریہ سماج، قادیانی) کی تردید میں آپ نے جو گراں قدر خدمات انجام دیں، اس کی برصغیر (پاک وہند) میں مثال ملنی مشکل ہے۔ آپ نے ان تینوں گروہوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ برصغیر کے اہل علم وقلم نے ادیان باطلہ کی تردید میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

پروفیسر یوسف سلیم چشتی نے اپنے ایک مقالہ میں لکھا تھا:

اگر مولانا ثناء اللہ پیدا نہ ہوتے تو سارا پنجاب کافر ہو جاتا۔

مولانا ظفر علی خان نے آپ کی قادیانی سوز خدمات کا اعتراف درج ذیل اشعار میں کیا ہے۔

خدا سمجھائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

مولانا ثناء اللہ بلند پایہ مفسر قرآن بھی تھے۔ آپ نے قرآن مجید کی چار تفسیریں دو عربی اور دو اردو میں لکھیں، جن کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر ثنائی (اردو)
۲۔ تفسیر بالرائے (اردو)
۳۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمان (عربی)
۴۔ القرقان علی علم البیان (عربی)

تفسیر ثنائی

یہ تفسیر ۸ جلدوں میں ہے۔ اس کی پہلی جلد کے شروع میں ایک جامع اور علمی مقدمہ ہے۔ جس میں صاحب قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت واضح دلائل سے بیان کیا ہے۔ ترجمہ قرآن مجید مولانا کا اپنا ہے اور تفسیر میں ربط آیات پر کافی توجہ کی ہے۔ مولانا لکھتے ہیں کہ:

''میرا یہ طرز بیان اردو تفاسیر میں نہیں آیا۔ جس نے اختیار کیا وہ میرے بعد غالباً دیکھ کر کیا ہے۔''

ترجمہ اور تفسیر کے نتیجے میں مولانا نے بہت سے قیمتی علمی اور تحقیقی حواشی بھی لکھے ہیں۔ جن میں قرانی تعلیمات کی تشریح کی گئی ہے اور بعض جگہ آیات کا شان نزول بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان حواشی میں سرسید احمد خان کی نیچریت، مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کاذبہ اور شیعہ حضرات کے اعتراضات کا دلائل سے جواب دیا گیا ہے۔

یہ تفسیر ثنائی برقی پریس امرتسر سے کئی بار شائع ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی بار علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنے ادارہ ترجمان السنہ لاہور سے تین جلدوں میں شائع کی۔ اس کے بعد ادارہ احیاء السنہ سرگودھا نے مطبوعہ امرتسر کا فوٹو ۴ جلدوں میں شائع کیا۔ تیسری بار مکتبہ قدوسیہ لاہور نے بڑی عمدہ اور نفیس طباعت میں تین جلدوں میں شائع کی۔

تفسیر بالرائے

اس تفسیر میں مولانا امرتسری نے سرسید احمد خان کی تفسیر القرآن، مولوی احمد الدین امرتسری کی تفسیر بیان للناس، مولوی عبداللہ چکڑالوی کا ترجمہ قرآن مجید، مولوی حشمت علی لاہوری کی تفسیر القرآن بآیات الفرقان، ڈپٹی عبداللہ لاہوری (اہل قرآن) کا ترجمہ قرآن مجید اور تفسیر قرآن، مرزا غلام احمد قادیانی کی خزینۃ القرآن، مرزا محمود احمد قادیانی کے متفرق نوٹ، مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر بیان القرآن، شیخ بہاء اللہ ایرانی کی تفسیر ایقان، مولوی مقبول احمد شیعی کا ترجمہ قرآن مجید بمعہ حواشی، علامہ عنایت اللہ خان المشرقی کا تذکرہ، خواجہ حسن نظامی دہلوی کی عام فہم تفسیر القرآن، مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کنز الایمان، مولوی نعیم الدین مراد آبادی کی خزائن الفرقان فی تفسیر القرآن اور فتح محمد الدین وکیل گجراتی کی تفسیر آیات القرآن پر تنقیدی نظر ڈالی ہے۔

ان تفاسیر میں ان کے مصنفین تفسیر بالرائے کو اپنے پیش نظر رکھا ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا تھا

''ہم آج تک حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بڑا مظلوم مانتے آئے ہیں۔ لیکن اب یہ رائے تبدیل کرنا پڑے گی۔ آج قرآن سب سے زیادہ مظلوم ہے کہ ہر کہ ومہ اس کی تفسیر لکھنے لگا ہے۔'' (تذکرہ معاصرین از مالک رام صفحہ ۹۹)

تفسیر بالرائے کی پہلی جلد ثنائی برقی پریس امرتسر سے شائع ہوئی۔ دوسری جلد تیار تھی کہ ملک تقسیم ہوگیا اور امرتسر میں مولانا کے کتب خانہ کو سکھوں اور ہندوؤں نے آگ لگا دی اور تمام کتب خانہ جل گیا۔ جس میں اس تفسیر کا مسودہ بھی تھا۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمان

عربی زبان میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بلند پایہ تفسیر ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اس میں آیات کی تفسیر آیات ہی سے کی گئی ہے۔ برصغیر کے علمائے کرام نے اس تفسیر کی بہت تعریف وتوصیف کی ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''یہ غالباً اسلام میں پہلی تفسیر ہے، جو اس اصول پر لکھی گئی ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے کی جائے۔''

اس تفسیر کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تفسیر جلالین کی طرح اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تبصرہ

باقی صفحہ 36 پر